سوال

ئیں اور (ن 1:81) [illegible]

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

شیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے مندرجہ ذیل روایات کو ضعیف قرار دیا ہے ۔ آپ اپنی تحقیق کی روشنی میں جواب ارشاد فرما کر آگاہ فرمائیں ۔

بخا(ری ۱ ،۲اوراحمد ۲ ۳۵۸)

اس حدیث کے ایک راوی یحیٰ بن سلیم کے متعلق موصوف کہتے ہیں کہ یہ قیاس کے خلاف حدیثیں گھڑتا تھا ۔ (!!)

نبلا(ء)

شیخ البانی رحمہ اللہ اس روایت کو منکر کہتے ہیں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(۱) پہلی حدیث کا ترجمہ درج ذیل ہے :

ن : ۲۲۲۷، ۲۲۷۰)

سے [illegible] ۔

ب : ۲۳۲۱، ۵۶۷۶)

یٰ بن سلیم الطائفی کے بارے میں جرح و تعدیل کا جائزہ درج ذیل ہے :

یحییٰ بن سلیم پر جرح

(۱) احمد بن حنبل رحمہ اللہ ان حدیثہ یعنی فیہ شي، وکانہ لم یحمدہ ۔ ۔ ۔ کان قد اتقن حدیث ابن خثیم ۔ ۔ ۔ الخ

(۲) ابوحاتم الرازی : شیخ صالح محلہ الصدق ولم یکن بالحافظ یکتب حدیثہ ولا یحتج بہ ۔

(۳) النسائی : لیس بالقوی ۔ ۔ ۔ لیس بہ باس وہو منکر الحدیث عن عبید اللہ بن عمر ۔

(۴) ابو احمد الحاکم : لیس بالحافظ عندہم ۔

حفظہ ۔

(۶) العقیلی : ذکرہ فی کتاب الضعفاء [۴ ۴۰۶] ونقل بسند صحیح عن احمد قال : وقعت علی ابن سلیم وہو یحدث عن عبید اللہ احادیث مناکیر فترکتہ ولم احمل عنہ الاحدیثا ۔

(۷) ابن حجر : صدوق سیٔ الحفظ [وفی تحریر تقریب التہذیب (۷۵۶۳) : بل صدوق حسن الحدیث، ضعیف فی روایتہ عن عبید اللہ بن عمر]

(۸) الساجی : صدوق یہم [illegible] التہذیب ۱۱ ۱۹۹)

(۹) البیہقی : کثیر الوہم سیٔ الحفظ (السنن الکبریٰ ۹ ۲۵۶)

یحییٰ بن سلیم کی تعدیل

ری : ۲۲۹)

ت ۵ ۵۰۰)

ریخ ۱۹۸۰)

ت [۱۵۹۱]

ے[۷ ۵/۶] ولم يقل شيئا ونقل المزى عن ابن حبان [تهذيب الكمال ۲۰ / ۱۱۷]

الحدیث پر سکوت کیا [ج ۱۱۴/۴، ۸۷] اور کہا : ثقة [تہذیب الکمال ۲۰ و غیرہ] و غیرہ ۔

کہا : سنى رجل صالح وكتابه لا باس به واذا حدث من كتابه فحديثه حسن واذا حدث حفظا فيعرف وتنكر (کتاب المعرفۃ والتاریخ ۳ / ۵۱)

۸۔ البخاری : احتج بہ فی صحیحہ ۔ [ح ۲۲۲۷، ۲۲۷۰]

۹۔ [دار السلام : ۵۹۷۳]

قالی : وليحيىٰ بن سليم عن اسماعيل بن امية وعبيدالله بن عمر وابن خثيم وسائر مشائخه احاديث صالحة وافرادات وغرائب يتفرد بها عنهم واحاديثه مقاربة وهو صدوق لا باس به [الکامل ۷ / ۲۶۴۹ نسخہ ۹ / ۶۴]

یحہ ا (۵۷۹)

جرح : ۸

ت ۳ / ۲۲۶ ت ۶۲۹۰)

رکی (۱ / ۳۰۱ ح ۱۱۲۱)

۱۵۔ الترمذی : حسن لہ فی سننہ ۔ (ح ۵۴۴)

ج ۱۵۰)

(۱۴۴ :

۸ / ۲۱۸۶ ح ۲۱۸۶)

(۲۰۳ / ۴

۳ ح ۳۰۲۸۰۴ ح ۲۸۳۷)

(۳ / ۲۹۹

(۴ / ۳۱۸ ح ۲۲۲۷)

(۴ / ۳۱۸)

۲۴۔ عینی حنفی نے یحییٰ بن سلیم کی توثیق نقل کی اور جرح نقل نہیں کی۔

د (۱ للعینی)

نے کہا : ومن ضعفه لم يات بحجة وهو صدوق عند الجميع (بیان الوہم والایہام ۲ / ۵۵ ح ۳۵۳)

اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ یحییٰ بن سلیم الطائفی جمہور محدثین کے نزدیک ثقہ وصدوق اور صحیح الحدیث وحسن الحدیث ہیں ۔ بعض علماء نے ان پر ''يهم'' وغیرہ ''يخطئ'' کی جرح کی ہے جو کہ حسن الحدیث کے منافی نہیں ہے ۔ بعض نے ان پر سی الحفظ، کثیر الخطاء و منکر الحدیث وغیرہ جرح کی ہے جس کا تعلق یحییٰ بن سلیم کی

تحقیق : یحییٰ بن سلیم الطائفی کی روایات کے چار درجے ہیں :

یل ۱ ۔

یل ۲ ۔

یل ۳ ۔

۴ ۔

ں ۵ / ۸ ح ۱۴۷۹) اور اس سے بھی زیادہ عجیب و غریب وہ استنباط ہے جو شیخ البانی رحمہ اللہ نے امام بخاری کے قول ''الحميدى عن يحيىٰ بن سليم فهو صحيح'' سے نکالا ہے کہ اگر غیر حمیدی ان (یحییٰ بن سلیم) سے روایت کریں تو (امام بخاری کے نزدیک) ضعیف ہے ۔

اسے مفہوم مخالف کہتے ہیں ۔ دلیلِ صریح کے مقابلے میں مفہوم مخالف اور مبہم وغیر واضح دلائل سب مردود ہوتے ہیں ۔ امام بخاری نے یحییٰ بن سلیم سے صحیح بخاری کے اصول میں روایت کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ ان کے نزدیک ثقہ ہیں لہذا امام بخاری کے قول کا یہ مطلب ہو سکتا ہے کہ حمیدی کی

ں (۲ / ۳۷، ۴۳) میں شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کے بارے میں توقف کیا ہے ۔ !

(۲) دوسری حدیث کا ترجمہ درج ذیل ہے :

ں : ۶۹۳۰، ۵۰۵۷، ۳۶۱۱ و صحیح مسلم ۱۵۴ / ۱۰۶۶ و دار السلام : ۲۴۶۲ و سنن ابی داود : ۴۷۶۷ و سنن النسائی ۷ / ۹ ح ۴۱۰۷)

یت کی سند بالکل صحیح ہے ۔ سوید بن غفلہ، خیثمہ بن عبدالرحمن بن ابی سبرہ الجعفی اور سلیمان الاعمش سب ثقہ راوی ہیں ۔ اعمش نے سماع کی تصریح کر دی ہے، لہذا تدلیس کا اعتراض غلط ہے ۔

(جملہ صحیح ہے ۔

ع : ٣٦٥٤)

نذ(اشارہ٢اہے٣١روا٢اللہ١٢اعلم

ۃ التحقیق : صحیح بخاری و صحیح مسلم کی مسئولہ حدیث بالکل صحیح ہے۔

ں (٤ ٢٣٩)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص415

محدث فتویٰ